کراچی (پریس ریلیز) پاکستان اسٹیٹ آئل نے روزنامہ خبریں کے ملتان ایڈیشن سے شائعی خبر کی تردید کردی۔ اخبار میں پی ایس او کی مصنوعات پر یکطرفہ اور جانبدارانہ اعتراض اٹھایا گیاجس پر پی ایس او نے وضاحتی بیان جاری کرتیہوئے کہا ہے کہ کمپنی نہائیت ذمہ داری کے ساتھ اپنے صارفین کے لئے انتہائی اعلی معیار کی پٹرولیم مصنوعات لیباریٹری سے حکومت کے قائم کردہ معیار HDIPمہیا کرتی ہے۔ درآمد شدہ تمام مصنوعات کے مطابق تصدیق ہونے کے بعد ہی پورٹ سے روانہ کیا جاتاہے۔

پی ایس او کی درآمد شدہ پیٹرولیم مصنوعات کے فلیش پوائنٹ کامعیار 90-100پوائنٹ کے درمیان ہوتا ہے جبکہ حکومت کے مقرر کردہ فلیش پوائنٹ معیار 66پوائنٹ ہے، تاہم مقامی ریفائنری سے فراہم کردہ ہائی اسپیڈ ڈیزل کی رینج 54پوائنٹ سے زائد ہے۔

متعلقہ اخبار میں غیر تصدیق شدہ خبر شائع کی گئی، حقیقت میں درآمد شدہ ہائی اسپیڈ ڈیزل اور پی HDIPکے وائٹ آئل پائپ لائن کے ذریعے پورٹ قاسم سے محمود کوٹ تک PAPCO ایس او کی حکومت کی مقرر کردہ معیار کے مطابق لیباریٹریزسے جانچ پڑتال اور پھر کی پائپ لائن کے ذریعے منتقل کئے جانے والے PAPCOتصدیق کے بعد بھیجا جاتا ہے۔ ایندھن کا محمود کوٹ پر فلیش پوائنٹ کے معیار میں ناکامی کی جانچ پڑتال آپریٹر یعنی کی ذمہ داری ہے۔ PAPCO

پائپ لائن سسٹم کے ذری ہونے وال عے ایندھن پمپ کرنے سے پہلے آپریٹر یعنی کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر طرح سے پمپ کرنے سے پہلے اطمینان کرے کہ PAPCO اور آئل مارکیٹنگ کمپنی کے PAPCOمصنوعات مقرر کردہ معیار کے مطابق ہیں۔

ٹرانسپورٹیشن معاہدے کے تحت آپریٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ کوالٹی میں کمی کے نتیجے میں آئل مارکیٹنگ کمپنی کو ہونے والے نقصان کا ازالہ کرے۔ تعجب کی بات ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات کی PAPCO کے معاملے پر مکمل خاموشی اختیار کی گئی ہے۔ PAPCO ترسیل کرتے ہوئے لوکل اور امپورٹڈ مال کو مکس کر دیتی ہے جسکی بہر کیف ذمہ داری پر ہی عائد ہوتی ہے۔ PAPCO

یہ بات بھی قابل ذکر پاکستان اسٹیٹ آئل کے مورخہ 3ستمبر، 8اگست اور 26جولائی کو پورٹ پر لنگر انداز ہونے والے ٹینکر ز کا فلیش پوائنٹ ٹیسٹ کا رزلٹ بالترتب 90، 94اور کے پائپ لائن PAPCOسے جانچ پڑتال اور تصدیق کے بعد 90HDIPآیا، جس کی باقاعدہ سسٹم سے منتقل کیا گیا۔ ان نتائج سے تصدیق ہوتی ہے کہ شائع کردہ خبر جس میں درآمد شدہ مصنوعات غیر معیاری ہیں،بے بنیاد اور حقائق کے منافی ہے، جس کا مقصد ذاتی مفاد کی خاطر ایک فعال قومی ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچا نا ہو سکتا ہے۔ نیز یہ کہ افسران کا نام لے کر خبر میں ذکر کرنا ما سوائے محض الزام تراشی کے کچھ نہیں ہے۔ کمپنی اس عمل کی مذمت کرتی ہے۔ ختم شد